حالاتِ حاضرہ

پاکستان اور امریکہ کا مجوزہ عسکری معاہدہ اور ہندوستان

از
(اسرار احمد صاحب آزاد ایڈیٹر ہفت روزہ جدید)

پاکستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مابین جس عسکری یا مقدم الذکر کو سامانِ جنگ بہم پہنچانے کے معاہدہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے، ہندستان کی حکومت اور اس ملک کے عوام ہی نہیں بلکہ ایشیا کے چند ممالک کو چھوڑ کر اس برِ اعظم کے ہر گوشہ کے بسنے والے اسے تشویش کی نظر سے دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ پاکستان کے جمہوریت پسند حریت خواہ اور بقائے امن کے حامی حلقوں کی طرف سے بھی اس معاہدہ کی مخالفت کی جا رہی ہے اور پاکستان کے جمہوریت پسند عوام اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ اس معاہدہ کی بدولت نہ صرف جنگ کے امکانات قوی تر ہو جائیں گے بلکہ خود پاکستان بھی امریکی جنگ باز سرمایہ داروں کی گرفت میں چلا جائے گا اور پاکستان کے ہم سایہ ملکوں کے ساتھ اس کے تعلقات خوشگوار نہ رہ سکیں گے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے پاکستان ہی کو نہیں بلکہ ایشیا کے کسی بھی ملک کے ساتھ عسکری معاہدہ کرنے یا اسے سامانِ جنگ دینے کا مقصد سوویٹ یونین اور عوامی چین کے مقابلہ میں ملوکیت پسندوں کے محاذ کو مستحکم بنانے کے علاوہ کچھ نہیں لیکن ہند اور پاکستان کے روابط اور تعلقات کی خصوصی نوعیت کے پیشِ نظر ان دونوں ملکوں میں سے کسی ایک ملک کے ساتھ، دنیا کے کسی ملک کا عسکری معاہدہ قدرتی طور پر دوسرے ملک کے لئے تشویش کا موجب ثابت ہونا چاہیے اور ان حالات میں جہاں ہمیں اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ دونوں ملک اپنے اپنے اندرونی اور بیرونی معاملات میں قطعاً آزاد اور خود مختار ہیں اور اس زاویۂ نظر کے ماتحت پاکستان امریکہ ہی کے

ساتھ نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک کے ساتھ ہر قسم کے معاہدات کرنے کے لئے آزاد ہے وہیں ہمیں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے کہ ان معاہدات سے متاثر ہونے والے دوسرے ممالک کو بھی اپنے تاثرات کے اظہار اور اعلان کا پورا پورا حق حاصل ہے اور اگر کوئی ملک اپنے اس قدرتی حق کو استعمال کرتا ہے تو اسے بھی موردِ الزام قرار نہیں دیا جا سکتا اور ہندوستان کے ہر گوشہ سے اس مجوزہ معاہدہ کے خلاف احتجاج کی جو صدائیں بلند ہو رہی ہیں وہ اہل ہند کے اسی قدرتی حق پر مبنی ہیں۔

میں یہاں اس بحث کو چھیڑنا نہیں چاہتا کہ پاکستان اور امریکہ مجوزہ عسکری معاہدہ سے ہند اور پاکستان کے سیاسی تعلقات اور بین اقوامی معاملات میں کیا تغیرات رونما ہوں گے اور اس کی بدولت ہمارے زمانہ کے بعض اہم اور پیچیدہ مسائل کی نزاکت اور پیچیدگی میں کس حد تک اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے برعکس ان سطور کو لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ مستقبل میں اس مجوزہ معاہدہ کے نتائج خواہ کچھ ہی کیوں نہ برآمد ہوں فی الحال اس سے ہند اور پاکستان کے عوام کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے کا شدید ترین اندیشہ لاحق ہو گیا ہے اور اگر ہم نے ابھی سے اس اندیشہ کو محسوس کر کے اس کے سدِ باب کے سلسلہ میں کوئی موثر اقدام نہ کیا تو اس سے دونوں ملکوں کو جو نقصان پہنچے گا اس کا ازالہ آسانی کے ساتھ ممکن نہ ہو سکے گا اور عہدِ حاضر کا مورخ اس صورتِ حال کی بیشتر ذمہ داری ہم پر عاید کرے گا۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے میں یہاں قومی یا بین اقوامی زاویہ نظر سے، پاکستان اور امریکہ کے مجوزہ فوجی معاہدہ کی نقصان رسانیوں کی بحث چھیڑنا نہیں چاہتا اور میں بحث کے بغیر اس معاہدہ کو ہند اور پاکستان کے تعلقات اور بین اقوامی حالات ہی کے زاویہ نظر سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ نقصان رساں نہیں بلکہ خود پاکستان کے عوام کے مفاد کے نقطۂ نظر سے بھی مضر تصور کرتا ہوں اور پاکستان کے ایک ہمسایہ ملک کی حیثیت سے جہاں تک اس معاملہ کے ساتھ ہندوستان کا تعلق ہے اسے اپنے تاثرات کو پوشیدہ نہیں رکھنا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے کہ اس معاہدہ سے اختلاف کے ساتھ ایک اور اہم اور نازک مسئلہ

بھی وابستہ ہے اور اگر اس اختلاف کے اظہار کے سلسلہ میں صحیح طریقہ کار اختیار نہ کیا گیا تو دونوں ملکوں کے مابین خوشگوار اور دوستانہ تعلقات کے قیام کی تحریک کو شدید نقصان پہنچے گا، دونوں ملکوں میں فرقہ واریت کا جذبہ نہ صرف اُبھری آئے گا بلکہ قوی تر بھی ہو جائے گا اور دونوں ملکوں کی جمہوری تحریکات کمزور ہو جائیں گی۔

ہمارے ملک میں پاکستان اور امریکہ مجوزہ عسکری معاہدہ کو دو مختلف زاویہ ہائے نظر سے دیکھا جارہا ہے یعنی ایک گروہ اس معاہدہ کو تیسری عالم گیر جنگ اور ایشیا میں ملوکیت کی نشاۃ ثانیہ کا پیش خیمہ تصور کرتا ہے اور اس لئے اس کی مخالفت کر رہا ہے اور دوسرا گروہ اس معاہدہ کا صرف اس لئے مخالف ہے کہ اس کی بدولت بظاہر پاکستان کی عسکری قوت میں اضافہ ہو جائے گا اور اسی لئے یہ گروہ نہ صرف اس معاہدہ ہی کی مخالفت کر رہا ہے بلکہ ہندوستانی عوام کو پاکستان کے خلاف مشتعل کرنے اور انھیں پاکستان کا حریف بنا دینے کی کوششوں میں بھی مصروف ہے دوسرے الفاظ میں اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ پہلے گروہ کی طرف سے اس مجوزہ معاہدہ کی جو مخالفت کی جارہی ہے اس کا مقصد ایشیا میں امن کو باقی رکھنا، تیسری عالم گیر جنگ کے امکانات کو مسدود کرنا اور ہند اور پاکستان کے تعلقات کو خوشگوار اور مستحکم بنانا ہے اس کے برعکس دوسرا گروہ ہندوستانی عوام کو پاکستان کے خلاف مشتعل کر کے ایسے حالات پیدا کرنا چاہتا ہے جن کی موجودگی میں پاکستان کے جمہوریت پسند اور مخالف جنگ عناصر کم ہو جائیں گے۔ اس معاہدہ کی تکمیل سے پہلے یا پھر تکمیل کے بعد ان کی جانب سے اس کی جو مخالفت کی جائے گی وہ بے اثر ثابت ہوگی ملوکیت پسندوں کو ایشیا کے ایک اہم ملک میں قدم رکھنے اور مزاحمت کے بغیر اپنی مذموم سرگرمیاں شروع کر دینے کا موقع مل جائے گا اور تیسری عالمگیر جنگ کے امکانات میں اضافہ ہو جائے گا۔

اس بات کو نظر انداز نہیں کر دینا چاہیے کہ تقسیم ہند کے ابتدائی ہنگاموں، عمل اور رد عمل کے بعد ہمارے ہمسایہ ملک پاکستان کو جس معاشی اور اقتصادی بحران سے گذرنا پڑا ہے اس نے اس کے باشندوں کے ذہن سے ماضی کی بہت سی تلخیوں کو محو کر دیا ہے اور ہماری طرح پاکستان کے عوام بھی اس حقیقت کو محسوس کرتے جارہے ہیں کہ ان کی اور ان کے وطن کی حقیقی فلاح و بہبود کا انحصار امریکہ

یا برطانیہ کی امداد پر نہیں بلکہ ہندا ور پاکستان کے مابین خوشگوار تعلقات کے قیام پر ہے پھر وہ اس بات سے بھی ناواقف نہیں کہ امریکہ یا دنیا کی کسی ملوکیت پسند طاقت کے ساتھ پاکستان کا فوجی اتحاد خود پاکستان کی آزادی اور خود مختاری کے لئے ایک عظیم خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی لئے مشرقی اور مغربی پاکستان کے عوام اور عوامی جماعتوں کی طرف سے اس مجوزہ معاہدہ کی مخالفت کی جارہی ہے لیکن اگر ہندوستان کی طرف سے فرقہ پرستانہ ذہنیت کے تحت اس معاہدہ کی مخالفت کی جائے گی اور ہندوستانی عوام کو اس معاہدہ کی مخالفت کے پس پردہ پاکستان کے خلاف متحد ہونے کی دعوت دی جائے گی تو اسی نوع سے تعلق رکھنے والے پاکستانی بھی اپنے ملک میں ہندوستان کی معاندانہ اور جارحانہ ذہنیت کا حوالہ دے کر پاکستانی عوام کو اس مجوزہ معاہدہ کی مخالفت سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے اور کسی ملک کے عوام کی طرف سے اس ملک کی حکومت کے کسی فیصلہ یا اقدام کی جو مخالفت کی جاسکتی ہے اور جو موثر بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ اس طرح پاکستان کے عوام اس مخالفت سے دست کش ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔

مذکورہ بالا نقصان کے علاوہ ہماری طرف سے پاکستان اور امریکہ کے مجوزہ معاہدہ کی غیر محتاط مخالفت سے ہمیں داخلی طور پر بھی نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔ مثلاً ہمارے ملک کے فرقہ پرست عناصر اس مجوزہ معاہدہ کے پس پردہ ہندو عوام کو ہندوستانی مسلمانوں کے خلاف بھی مشتعل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح ہندوستان کی پرامن اور پرسکون فضا میں کبیدگی اور کشیدگی پیدا ہو جائے گی اس کے علاوہ چونکہ اس معاہدہ کی مخالفت کے نام پر اس ملک کے فرقہ پرست عناصر کو غیر فرقہ پرست عناصر کے دوش بدوش عوام کے روبرو آنے اور اس تحریک کو منظم کرنے کا موقع مل سکے گا اور وہ اس موقع کو اپنے مذموم مقاصد کی تبلیغ و اشاعت کے لئے استعمال کرسکیں گے اس لئے مستقبل میں یہ امر حکومت کے لئے بھی بہت سی پیچیدگیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

مختصر یہ کہ ہمیں ایشیا کو ملوکیت پسندوں کی گرفت سے آزاد رکھنے، ایشیائی ملکوں کی آزادی اور خود مختاری کے تحفظ، تیسری عالم گیر جنگ کے امکانات کے انسداد اور ہند اور پاکستان کے

تعلقات کے استحکام اور خود پاکستان کو مغربی ملوکیت پسندوں کے منحوس اثرات سے پاک رکھنے کے لئے اس معاہدہ کی مخالفت تو ضرور کرنا چاہیئے لیکن اس طرح کہ ہند اور پاکستان کی دوستی کے مخالف اس مخالفت سے کسی طرح بھی ناجائز فائدہ نہ اُٹھا سکیں اور اس سلسلہ میں ہماری طرف سے اس بات کو بالکل واضح کر دیا جائے کہ اس مجوزہ معاہدہ کے خلاف ہمارا احتجاج ارباب حکومت کی حکمت عملی کے خلاف ہے، پاکستان اور پاکستانیوں کے خلاف نہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ کام ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ کے گذشتہ اجلاس میں اس معاملہ پر بیان دے کر جس خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ انجام دیا ہے اس سے بہتر طریقہ پر اس کا انجام پانا ممکن نہیں تھا اور اگر کسی ملک کے وزیر اعظم کی آواز کو اس ملک کے باشندوں کی آواز کہا جا سکتا ہے تو پھر اب اس معاملہ میں ہمیں مزید مظاہروں اور ہنگامہ آرائیوں کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور اس سلسلہ میں ہماری آئندہ سرگرمیاں ہمارے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے لئے تقویت کا موجب ثابت ہوں گی۔

العلم والعلماء

یہ بہت بڑے امام حدیث علامہ ابن عبدالبر کی شہرۂ آفاق کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" کا نہایت نفیس ترجمہ ہے کتاب کے مترجم مشہور ادیب اور بے مثال مترجم عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ہیں یہ ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا تھا۔ جو اب ندوۃ المصنفین سے شائع کیا گیا ہے۔

علم وفضیلت علم وعلماء پر اس درجے کی کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی صفحات ۳۰۰، بڑی تقطیع، کاغذ، کتابت، طباعت بہت عمدہ۔ قیمت چار روپے آٹھ آنے۔ مجلد پانچ روپے آٹھ آنے

منیجر ندوۃ المصنفین۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی ۶